رجسٹرڈ نمبر ایل ۸۳۵

قُل اِنَّ الفَضلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤتِیہِ مَن یَّشَآءُ ط وَاللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیمٌ

دیں کی نصرت کے لئے اک آسماں پر شور ہے | عَسٰٓی اَن یَّبعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحمُودًا | اب گیا وقت خزاں آئے ہیں پھل لانیکے دن

دنیا میں ایک نبی آیا پر دنیا نے اسکو قبول نہ کیا لیکن خدا اسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اسکی سچائی ظاہر کردیگا۔

(الہام حضرت مسیح موعود)

الفضل

چندہ غیر ممالک سے ساتے سات روپے

میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا (الہام مسیح موعود)

فہرست مضامین

جلد ۵ | ۱۴ جولائی ۱۹۱۷ء | شنبہ | مطابق ۲۳ رمضان المبارک ۱۳۳۵ھ | نمبر ۴

مدینۃ المسیح

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے ۱۳ جولائی کے خطبہ جمعہ میں صدقات کے متعلق ارشاد فرمایا کہ اپنی بھوک کو دیکھ کر غربا اور مساکین کی خبر لینی چاہیئے۔ صدقہ دینے میں کسی مذہب کے غربا کی قید نہیں۔ نیز یہ کہ سید وال کو بوجہ حضرت نبی کریم کے ارشاد کے صدقہ نہیں دیا جا سکتا۔ لہذا ان کو بطور ہدیہ کچھ دینا چاہیئے۔ جیسے کہ ایک دوست دوسرے دوست کو دیتا ہے۔ کیونکہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جیسے محسن سے تعلق نسبی رکھتے ہیں۔ خطبہ انشاء اللہ اپنے وقت پر شائع ہو گا۔

اعتکاف۔ مسجد اقصیٰ میں منشی فرزند علی صاحب۔ میاں بدھن صاحب۔ مولوی محمد عارف صاحب۔ مولوی فاضل محمد اسمٰعیل صاحب۔ میاں غلام نبی صاحب سمیٹریالوی۔ صوفی محمد یعقوب خان صاحب۔

عید الفطر

اللہ تعالے کے فضل سے عید الفطر قریب آ رہی ہے اور غربا و مساکین بھی اپنی ضروریات کو خوشی کے درجہ تک پورے ہوتے دیکھنے کے امیدوار ہیں۔ قوم کی خوشی جب ہوتی ہے۔ کہ سب امیر و غریب یکساں خوش ہوں۔ اور اس کے لئے اسلام کا طریق نہایت اعلےٰ ہے کہ عید الفطر میں فطرہ اور عید اضحیٰ میں قربانی کا لزوم اس غرض کو پورا کرتا ہے۔ ہماری جماعت میں خدا کے فضل سے ایک طرف ایثار کافی ہے۔ اور دوسری طرف قناعت بھی بہت ہے۔ اور اس کے لئے ضروری ہے۔ تمام صدقات ایک مرکز سے تقسیم ہوں۔ جہاں تمام غربا و مساکین کا علم و خیال رہے۔ ایسے صدقات قادیان ہی کے مقیم ضرورتمندوں کے کام نہیں آتے

بلکہ باہر کی جماعتوں میں یہاں سے مدد ہوتی ہے۔ لیکن صرف یہی نہیں کہ حاجتمند افراد کی ضروریات پوری ہو جائیں بلکہ اس سے ایک حد تک مساکین و یتامیٰ کی خبرگیری ہو کر اور چندوں کا روپیہ تبلیغ و اشاعت میں کام آتا ہے عیدین کے چندہ سے غریب طلبا مدرسہ احمدیہ کو خاص حصہ ملتا ہے۔ چنانچہ احباب سے التماس ہے۔ کہ وہ اپنی اپنی جماعتوں میں خاص طور پر کوشش فرما کر فطرہ و عید فنڈ کا روپیہ حتی الوسع جلد جمع کر کے ارسال فرما دیں۔ سال گذشتہ سے اس چندہ کی خواہگی میں مزید کوشش ہو رہی ہے اور جماعتہائے احمدیہ نے اس چندہ میں بڑی ترقی کر کے دکھلائی ہے۔ اور اس سال تو جسطرح ماہوار اطلاع معمولی چندہ کی بھیجی جاتی ہے۔ اس کی اطلاع بھی باقاعدہ ارسال ہو گی۔ بلکہ اگر ممکن ہوا تو تمام جماعتوں کے یا کم از کم زیادہ چندہ بھیجنے والی جماعتوں کے نام معہ رقوم کے در بذریعہ اخبار کے

جائینگے۔

فطرانے کے واسطے یہ حکم ہے کہ ہر متنفس کے لئے خواہ چھوٹا ہو یا بڑا۔ بچہ ہو یا بڈھا۔ مرد ہو یا عورت۔ غریب ہو یا امیر کم از کم ۲ ر۔ لیکن احتیاط کا طریق یہ ہے کہ ۴ ر فی کس ہو۔ غلہ میں گیہوں کم از کم ایک سیر چھ چھٹانک پختہ۔ اور احتیاطاً پونے تین سیر پختہ۔ اسکے علاوہ دوسرے اجناس پونے تین سیر پختہ سے کم نہیں۔

نیازمند عبدالمغنی سکرٹری فنانشل کمیٹی قادیان

ایک غلطی کی اصلاح

الفضل جلد ۵ نمبر ۳ مورخہ ۱۰ر جولائی ۱۹۱۷ء کے صفحہ ۷ پر منشی فرزند علی صاحب کا مضمون شایع ہوا ہے۔ اس میں جو ایک حوالہ درج ہے۔ وہ حضرت اقدس کی عبارت سے مستنبط ہے۔ وہ سہو سے اسطرح چھپ گیا کہ گویا حضرت صاحب کی ہی عبارت ہے۔ حالانکہ وہ حضرت کے الفاظ نہیں۔ بلکہ حضرت کی عبارت کا مفہوم صریح ہے۔

نیز اسی پرچہ کے صفحہ ۹ پر جو فہرست چندہ شایع ہوئی ہے اس میں بھی دو غلطیاں ہیں (۱) احباب جماعت جہانسی کا چندہ ۲ کی بجائے ۲ ہے۔ اور احباب جماعت پشاور کا چندہ ۱۱ کی بجائے ۱۱ ہے۔ احباب تصحیح فرمالیں ❊

جنگ کی خبریں

لندن پر ہوائی حملہ

لنڈن ۹ر جولائی - پریس بیورو مظہر ہے کہ ہفتہ کے روز کے ہوائی حملہ سے جو نقصان جان ہوا۔ اسکی تفصیل حسب ذیل ہے۔ ۳۰۔ آدمی ۔ ۸ عورتیں اور ۵ بچے ہلاک اور ۸۹ آدمی ۴۶ عورتیں اور ۳۵ بچے زخمی ہوئے۔

ایک نیم سرکاری مستند بیان شایع کیا گیا ہے جسمیں عوام کے اس خیال کی تردید کیگئی ہے کہ ہفتہ کے روز کے حملہ آور بہت نیچے اور بہت رفتار سے اُڑتے تھے اس بیان میں اعلان کیا گیا ہے کہ حملہ آور جہازوں کی تعداد ۲۲ تھی۔ جو ۱۵ ہزار فٹ کی اوسط بلندی پر ۸۰ میل فی گھنٹہ کی رفتار سے اُڑتے تھے۔ حملہ آور دوہرے انجنوں والے بڑے گوتھا جہاز تھے۔ جو ۱۵ ہزار فٹ کی بلندی پر ویسے ہی معلوم ہوتے تھے۔ جیسے ہمارے ہوائی جہاز ۵ ہزار فٹ کی بلندی پر دکھائی دیتے ہیں

جرمنوں کے خلاف ؟ بلوے لنڈن کے شمال کی طرف پھیل گئے

سرحد پر محسودیوں کی شورش کا خاتمہ

مندرجہ ذیل بیان شملہ میں شایع کیا گیا ہے محسودیوں کے خلاف جو کارروائیاں کی گئی ہیں۔ وہ تسلی بخش ثابت ہوئی ہیں محسود قوم نے گورنمنٹ کی تمام شرائط قبول کرلی ہیں۔ اور صلح کی شرائط میں سے ایک کے طور پر بندوقوں کی ایک کثیر التعداد بیشتر ازیں ہمارے حوالے کردی ہے۔ نیز باقی اسلحجات کے متعلق یرغمال ہمارے سپرد کئے گئے ہیں۔ ان امور کے تصفیہ کے دوران میں ہماری افواج وادی شاہر میں مقیم رہی۔ اور ان کے ساتھ کوئی چھیڑ چھاڑ نہیں کیگئی ❊

نظم

قیامِ رمضان کا ایک سجدہ

آستانہ قدس پر

مجھ سا گنہگار بھی ارض حرم میں ہے،
اللہ! یہ عطا تیرے فیض کرم میں ہے
کیا کیا قصور مجھ سے شب و روز ہوتے ہیں
کہتے ہیں احمدی کہ بھلا یہ بھی ہم میں ہے،
کرئے نہ اعتبار تو پروا نہیں ہے مجھے
خوش ہوں کہ تیرا نام تو میری قسم میں ہے،
دل دے کے میں نے جان بھی دیدی تو نذر کی
ایمان کی قسم اسی ایرح السلم میں ہے
فردوس جس کو ڈھونڈتے آئے ہیں متقین
مہدی کے اتباع کے ہر ہر قدم میں ہے،
مولیٰ تو پاک تیرا مسیحا بھی پاک ہے
اکمل کو پاک کر جو اسی کے خدم میں ہے،

فہرست نومبائعین

بابت ماہ جون ۱۹۱۷ء

یہ نمبر شمار جنوری ۱۹۱۷ء سے شروع ہوا ہے مگر اسے بالکل مکمل نہ سمجھنا چاہیئے۔ بعض ایسے لوگ جو قادیان آکر بیعت کرتے ہیں ان کے نام محفوظ رکھنے کی اس وقت تک کوئی مناسب تدبیر نہیں کیگئی۔ پھر بعض ڈاک کے ذریعہ بیعت کرنے والوں کے نام بھی مہتمم ڈاک کی فہرست سے کسی نہ کسی باعث سے رہ جاتے ہیں۔ دفتر الفضل کو جسقدر نام مہیا ہو سکتے ہیں۔ ان کو شایع کردیا جاتا ہے۔ اور انہیں کا یہ نمبر شمار ہے (ایڈیٹر)

۷۹۵ - این حمید صاحب .. .. .. مالابار
۷۹۶ - حفیظ اللہ صاحب .. .. .. گجرات
۷۹۷ - بیوہ ولی محمد صاحب .. .. .. ضلع جالندھر
۷۹۸ - سید احمد صاحب .. .. .. ضلع سیالکوٹ
۷۹۹ - شیخ محمد الدین صاحب .. .. .. ضلع شاہپور
۸۰۰ - عبداللہ صاحب .. .. .. ضلع لائل پور
۸۰۱ - محمد عبداللطیف صاحب .. .. گلبرگہ
۸۰۲ - محمد یونس صاحب .. .. ضلع امرتسر
۸۰۳ - محمد دولت صاحب .. .. .. ” سیالکوٹ
۸۰۴ - محمد صادق صاحب .. .. .. ” راولپنڈی
۸۰۵ - والدہ صاحبہ مرزا محمود بیگ صاحب - ” لاہور
۸۰۶ - محکم الدین صاحب .. .. .. ضلع گجرات
۸۰۷ - شیخ عبدالرحمٰن صاحب .. .. .. امرتسر
۸۰۸ - مسماۃ امیر بی بی .. .. .. ضلع ڈیرہ غازیخان
۸۰۹ - مسماۃ تاج بی بی .. .. .. ” ”
۸۱۰ - محمد یونس صاحب .. .. شملہ
۸۱۱ - اہلیہ صاحبہ حکیم محمد یونس صاحب .. .. بمبئی
۸۱۲ - غلام بی بی صاحبہ .. .. .. ضلع جہلم
۸۱۳ کرم بی بی ” .. .. ” ”
۸۱۴ غلام محمد صاحب .. .. ” ”
۸۱۵ غلام بی بی صاحبہ .. .. ” ”
۸۱۶ - ایوب علی شاہ صاحب معہ عیال واطفال - آگرہ

(بسم اللہ الرحمن الرحیم)

اخبار الفضل

قادیان دار الامان مورخہ ۱۴ جولائی ۱۹۱۴ء

خیر البشر کے ۲۴ گھنٹے

(از قلم عرفان رقم جناب سید حامد شاہ صاحب سیالکوٹی)

"جناب شاہ صاحب کا یہ مضمون جو آپ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے تقسیم اوقات کے متعلق لکھا ہے کہ حضور شب و روز میں کیا کیا کرتے تھے بڑی قدر کے لائق ہے خصوصاً اس جماعت کے لئے کہ جس کا مذہب اور ایمان یہ ہو۔ کہ ؎

اقتدا بر قول او در جان ما ست + ہر چہ زو ثابت شود ایمان ما ست

پس احباب اس مضمون کو توجہ سے پڑھیں اور اپنا دستور العمل بنائیں"۔ (اسسٹنٹ ایڈیٹر)

وہ جو بندہ بنکر آیا اور بندہ بن کر رہا اور بندگی کی حالت میں گزر گیا۔ وہ جس کو اس غرض کے واسطے دنیا میں بھیجا گیا کہ تا اس زندگی کا راز لوگوں پر ظاہر کرے وہ جس کی زندگی نے اپنے سفر کی ہر منزل میں اپنے تعلق خاطر کو دکھلاتے ہوئے خدا کے لئے بے تعلقی کا سبق دیا وہ جس کے قویٰ اس کائنات میں پوری مصروفیت سے کام کرتے ہوئے حق نمائی سے کبھی نہ مٹنے والے آثار چھوڑ گئے وہ جو ہر ایک عاشق خدا کا محبوب ہے وہ جو محبوبان الٰہی کے دفتر میں سر تاج اولین و آخرین ہے وہ جس کی زندگی کا کیمرا ہر ایک صادق راستباز انسان کی کسی نہ کسی حصہ زندگی کی عکسی تصویر کا لینز اپنے اندر رکھتا ہے۔ وہ جس کا قلب ان عطیہ و دولتوں کا خزانہ ہے جو عارفان الٰہی کو اس کے وساطت سے عطا کیجاتی ہے وہ جس کے وجود سے کائنات کے ظہور پذیر ہونے کی علت غائی پوری ہوتی ہے وہ جس کی عملی کار روائی اس عالم کی ہر ایک چیز کو اسکی قدرتی اور صحیح ترتیب پر قائم کرتی ہے وہ جس کے درمیان آنے سے طبقات عالم کی انسانی دخل اندازی کے لئے درجہ بندی ہوئی ہے وہ جو ہر ایک گم کردہ راہ کو اسکی غلط کاریوں سے آگاہ کر کے صراط مستقیم پر چلا دیتا ہے وہ جو کسی انسان کو بھی خواہ وہ اپنی تباہ کاریوں کی وجہ سے کسی حالت پر بھی پہنچ گیا ہو زندگی بخش جام پلانے سے دریغ نہیں کرتا۔ وہ ہر ایک کے دکھ اور درد میں کام آنے والا وہ غریبوں اور یتیموں کا ملجا و ماوا وہ ہر ایک کی مصیبت میں ہاتھ بٹانے والا۔ وہ جو ہر ایک ظلمت میں پڑے ہوئے کو چراغ ہدایت دکھلانے والا ہے وہ جو لا الٰہ الا اللہ کی حقیقت کو رسول اللہ بن کر ظاہر کرنے والا ہے وہ جو خدا کی اطاعت میں گم ہو کر محمدیت کے جلال میں ظاہر ہوا۔ اور خدا تعالےٰ نے اس کا نام محمد رکھا اور آسمان و زمین وہ اس نام سے پکارا گیا وہ جس نے خدا کی حمد کے وہ گیت گائے جو کسی نے نہ گائے وہ جس نے خدا کی تحمید کا غلغلہ بلند کرتے ہوئے احمدیت کی صفت کا جمال دکھلایا وہ جس نے اپنی صفت احمدیت کا موسوم اس آخری زمانہ میں ظاہر کیا کہ جس کے ظہور سے خدا کی باتیں جو آخری زمانہ میں پوری ہونے والی تھیں پوری ہوئیں۔ وہ جو خدا کے ربوبیت کے وسیع در وسیع دائرہ میں داخل ہو کر اسکی فیض ربوبیت کا قاسم بنا وہ جس نے رحمانیت کے عجائبات کی نمائش قائم کی اور اس نمائشگاہ کی سیر کرنے والے طالبوں کے دامن ان کے حسن کارگذاری کے لحاظ سے بھر دئے اور خدا کی رحمت کا نمونہ عملی رنگ میں دکھلایا۔

آؤ اس کی زندگی کو اپنا روزمرہ بنائیں آؤ اس کے اسوہ حسنہ پر کاربند ہوں۔ تا کہ اللہ تعالیٰ کی اس غرض کو پورا کرنیوالے ٹھہریں جو ہماری پیدائش سے مقصود بالذات ہے

جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی تقسیم اوقات کے واسطے ہم کو موجودہ مروجہ ٹائم ٹیبل کے طریقہ کی پابندی کی ضرورت نہیں ہے۔ اور نہ یہ حاجت ہے کہ ہم گھنٹوں منٹوں اور سیکنڈوں کی تفصیل کا نقشہ مرتب کریں۔

آپکی تقسیم اوقات کا نقشہ وہی آسمانی نقشہ ہے جو الٰہی دربار سے منظور ہو کر عمل پذیر ہو چکا ہے اور آپ اسی آسمانی نقشہ کی پابندی میں مصروف کار رہے ہیں۔ وہ اوقات کیا ہیں؟ وہ وہی اوقات ہیں جنکا آغاز خدا کی عبادت سے شروع ہوتا ہے اور اسی کی عبادت پر ختم ہو جاتا ہے ہمکو حکم دیا گیا ہے کہ ہم اپنے فرائض کی انجام دہی کے لئے ان اوقات کے پابند ہو جائیں۔ جن کو آپ نے اپنی زندگی کے اشغال کی حدود ٹھہرایا ہے ہمکو یہ دیکھنا ہے کہ ان اوقات نماز کے درمیانی وقفوں میں جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم کن کن شغلوں میں مصروف رہے ہیں اور آپ کی زندگی کے گھنٹے منٹ اور سیکنڈ کن کن خدمتوں میں صرف ہوتے تھے جب اس طرح آپ کی پاک اور نفع رساں زندگی کا روزمرہ یا ۲۴ گھنٹہ کی مصروفیت کا نقشہ ہمارے سامنے آجائے تو ہم کو چاہیئے کہ ہم اپنی زندگی کے اوقات اسکے مطابق خود مقرر کرلیں اور موجودہ طریق زندگی گو بوجہ اشغال مختلف کسی رنگ میں ہو یعنی خواہ ہم افسرانہ حیثیت میں اور کرسی نشین ہوں خواہ ماتحتانہ حالت میں فرش نشین خواہ تجارت کی مسند پر بیٹھے ہوں یا کسی قسم کی حرفت کاری یا پیشہ سے وابستہ ہوں خواہ دوکان نشین یا مزدور ہوں۔ غرضکہ کسی رنگ میں اپنی معاش کے جائز طریق حصول میں مصروف ہوں کوشش کریں کہ جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کا رنگ ہر حالت میں ہمارے مدنظر ہو۔ اور ان نفع رساں و نتیجہ خیز خدمات کے ادا کرنے میں دیکھیں کہ ہم کس طرح خدا کی اور مخلوق خدا کی خدمت محض خدا کی رضامندی حاصل کرنے کی نیت سے کر سکتے ہیں ممکن ہے کہ اس زمانہ کے حالات کے لحاظ سے ہم کو اسمیں کچھ مشکلات بھی پیش آویں مگر ان مشکلات اور دقتوں کے حل کرنے میں آپ کے وسیع در وسیع احکامات شریعت کے ماتحت چلیں اور کم سے کم چلنے کی کوشش میں لگے رہیں اور دل کو خاص فرمانبرداری کے مقام پر رکھکر الدین یسر کے جامع کلام سے بہرہ مند ہونے کی طرف مائل کریں اور اپنی زندگی کی لائن کو بہر صورت ایک ایسی روش پر قائم کرلیں جو حضور رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم کے مقاصد سے ملتی جلتی ہو۔ اور علی الکل ہم اس سے انحراف کرنے والے نہ ہوں۔ اگر کوئی حالت مجبوری یا معذوری کی بہ تقاضا حالات زمانہ یا بوجہ بشری کمزوریوں کے میسر آجائے تو مستثنیات کے رنگ

میں اسکو ادا کرنے والے ہوں اور جب وہ مجبوری یا معذوری یا کمزوری دور ہو جائے تو پھر اپنے فرض کو اس کے اصلی رنگ میں ادا کرنے والے ہوں کوئی سوسائٹی۔ کوئی مجلس کوئی کمیٹی خواہ کسی رنگ کی ہو۔ ہمکو اس تابعداری سے الگ کرنے میں ہمپر غالب نہ ہو۔ جو رعایتیں آسانی کے لئے ہمکو دربار رسالتمآب صلعم سے حاصل ہوئی ہیں۔ ان کو صرف اس باعث انسان کو درمیان رکھکر استعمال میں لانے کی عادی ہوں۔ ہم غور کریں اور مشتی بنکر غور کریں کہ ان جائز رعایات اور مستثنیات کے اختیار کرتے میں کسی بہانہ جوئی سے نفس کے ماتحت تو نہیں ہو گئے۔ اور اس مقام اتباع سے جو ہمدردی نوع انسان اور رحمۃ للعالمین کا منشا ہے دور تو نہیں جا رہے۔

جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم کے طریق زندگی کی اس طرح پیروی کرنے کی عادت ڈالنے سے جب بھی خواہش اور رغبت سے عادت ڈالیں گے تو ہم خواہ امارت کی باسامانی میں ہوں یا غربت کی بے سامانی میں ہر حالت میں باامن وعافیت اپنی عمر کو گذارنے والے ہوں گے اور مخلوق خدا کے اور سلطنت کے نظام کے لئے امن اور برکت کا نمونہ بننے والے ہونگے وہ نقشہ جو الہی تقسیم کے مطابق جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے سامنے پیش کیا ہے۔ یہ ہے

فجر سے اشراق تک

بعد نماز فجر نماز اشراق تک جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے مکان میں ذکر وفکر میں مشغول رہتے تھے۔

اشراق سے چاشت تک

بعد نماز اشراق چاشت تک مخلوق خدا کی ہمدردی وامداد بانواع مختلف فرماتے تھے اور اس کو بھی خدا کی عبادت سمجھکر بجا لاتے تھے جیسے مریضوں کی عیادت کرنا مسلمانوں کے جنازوں کے ساتھ جانا غریب مسکین مسلمانوں کی حاجت روائی کرنا طالبعلموں کو تعلیم دینا۔ مسترشدوں یعنی اللہ تعالیٰ کی ہدایت کے طالبوں کو اللہ پاک کی راہ کے سلوک کے قاعدے ارشاد فرمانا۔ فتویٰ پوچھنے والوں کو فتویٰ دینا۔ آپسمیں جھگڑوں اور قضیوں کا فیصلہ کرنا اور ان لوگوں کے خلاف جو پاک تعلیم اسلام کی اشاعت میں مزاحم ہوں۔ ہر طرح کے دفعیہ کے سامان کی درستی کرنا۔ اور دیگر تدابیر کا عمل میں لانا۔

چاشت سے زوال تک

بعد نماز چاشت اپنے گھر میں تشریف لیجا کر اپنے اہل وعیال کی خاطرداری اور تسلی فرماتے اور اس میں بھی خدا کی رضامندی اور اسکی عبادت کا ہی مقام ہوتا تھا۔ بعدہٗ کھانا تناول فرما کر قیلولہ یعنے تھوڑی دیر لیٹ کر استراحت فرماتے تھے پھر جب آفتاب ڈھلتا تو آپ اٹھتے اور بول وبراز سے فارغ ہو کر وضو یا غسل فرماتے اور چہار رکعت نماز زوال ایک سلام سے ادا فرماتے۔

ظہر سے عصر تک

جب ظہر کی اذان ہوتی تو آپ باہر تشریف فرما ہوتے اور ظہر کی نماز مسجد میں پڑھتے پھر عصر تک دعوت۔ تعلیم وارشاد فتویٰ اور فیصلہ تنازعات میں مشغول رہتے۔

عصر سے مغرب تک

عصر کی نماز پڑھکر مغرب تک ذکر اور فکر میں مشغول رہتے۔

مغرب سے عشا تک

مغرب کی نماز پڑھکر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام گھر تشریف لیجاتے اور پھر اہل وعیال کی تسلی اور دلاسا میں مصروف ہو جاتے مہمانوں اور مسافروں کے کھانا کھلانے اور انکی تواضع میں لگے رہتے اگر دنیا کا مال کسی قسم کا گھر میں کچھ موجود ہوتا۔ تو اس کو اسی وقت مستحقوں کو عنایت فرماتے اور کھانا کھلاتے جانوروں کے دانے اور چارے کی خبر لیتے۔ کہ کوئی جانور بے زبان بھوکا پیاسا تو نہیں رہ گیا اور اسکے بعد استنجا وغیرہ کرکے اور وضو کرکے مسجد کی طرف تشریف فرما ہوتے۔

عشا سے فجر تک

عشا کی نماز پڑھکر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام گھر تشریف لیجاتے اور گھر میں داخل ہو کر چہار رکعت نفل ادا کرتے۔ اور تکبیر وتحمید الہی بجا لاتے پھر قرآن شریف کی سورتوں میں سے تلاوت فرماتے مثلاً سورہ زمر۔ اسرا۔ حدید حشر۔ صف۔ تغابن۔ جمعہ۔ اخلاص۔ فاتحہ۔ معوذتین ملک۔ وغیرہ پھر استراحت فرماتے۔ مگر آپکا استراحت فرمانا سخت غفلت کے رنگ میں نہ تہا۔ کہ مارے غفلت کے تن بدن کا ہوش نہ رہے۔ بلکہ آپکا قلب مبارک کبھی ذکر الہی سے فارغ نہ رہتا۔ بسا اوقات رات کے وقت سوئے ہوئے اٹھ بیٹھتے اور باہر قبرستان میں تشریف لیجا کر دعا اور عبادت میں مصروف ہوتے پھر پچھلی رات کو ایک دو بجے کے قریب ضرور بیدار ہوتے اور نماز تہجد میں مشغول ہو جاتے۔ جہانتک وقت یاری کرتا۔ ۹ رکعت سے لیکر ۱۳ رکعت تک ادا کرتے یعنے ۱۱ رکعت تہجد کی اور دو رکعت سنت فجر بعض وقت شامل ہو جاتیں۔ بلکہ بسا اوقات صرف ایک رکعت میں اتنا قیام فرماتے کہ پا مبارک ورم کر جاتے اور رکوع میں اور نیز سجدہ میں اتنی دیر کرتے کہ انتہا نہ کوناگون شبہات کا سامنا کرنا ہوتا۔

اسی طرح آپکی زندگی مبارک خدمت خلق اللہ اور عبادت بے ریا کا کامل نمونہ تہی۔ پہلے حصہ رات میں سونا اور پچھلے حصہ شب میں اٹھنا ایک ایسا اصول تہا۔ جس کو آپ نے کبھی ہاتھ سے نہ دیا اور تن آسانی میں جتنا وقت کم خرچ ہو۔ اس کا اتنا ہی کم کیا

نظم

نقشہ ہے زندگی رسالتمآب کا
پاکوں کے پاک سرور عالیجناب کا

امت کے پاک لوگوں کی اسمیں حیات ہی
خطرہ ہے جن کو پرسش روز حساب کا

راہ خدا میں زندگی کی یہ مثال ہے
آخر میں یہ ذریعہ ہے حسن مآب کا

جن کو ملی یہ زندگی وہ نیکبخت ہیں
اندیشہ کچھ نہیں ہے عتاب خطاب کا

مقبول زندگی ہے خدا کی جناب میں
ہے فیصلہ اسی سے سوال و جواب کا

یہ زندگی وسیلۂ قرب و نجات ہے
یکساں مقام اسمیں ہی ہر شیخ و شاب کا

امت کے مرد و زن کے لئے ہی یہی نظام
دفتر میں اندراج ہے اجر و ثواب کا

یہ زینت قلوب ہے یہ زیب روح ہے
کیا دخل اسمیں نفس کی ہر آب و تاب کا

محبوب حق وہی ہی جو ہے تابع رسول
مٹتا نہیں کسی سے نوشتہ کتاب کا

اٹھتے قویٰ کو میرے جوانو سنبھال لو
انجام نیک ہوگا تمہارے شباب کا

ہے سامنے حیات تمہارے رسول کی
لیلو اسے یہ وقت نہیں اضطراب کا

پی لو رسول پاک کا یہ جام زندگی
اچھا نہیں ہی شغل شراب و کباب کا

اس تلخ و شس سی زندگی کرتی ہو کیوں خراب
ساغر بھرا ہے سامنے جب شہد ناب کا

آخر گذر ہی جائے گی یہ عمر چند روز
آخر شکست ہوگا یہ پیالہ حباب کا

پانی نہیں ہی دور سی دھوکہ نہ کھائیو
چشمہ نہیں کرشمہ ہے سارا سراب کا

جس طرح زندگی کو بسر کر رہے ہو تم
یہ زندگی نہیں ہی تماشا ہی خواب کا

توبہ کرو رجوع بحق لاؤ دوستو!
کچھ ذائقہ بھی دیکھ لو چشمہ پر آب کا

اس آب زندگی کو پلاتا ہی قادیان
پیاسو چلو کہ جاری ہی چشمہ گلاب کا

اس زندگی سے عاقبت اپنی سنوار لو
مٹ جائے خطرہ پرسش روز حساب کا

ماں صادق زمانہ کی آواز کو سنو
صادق کی مان لو ہے دعا گو جناب کا

تبلیغ انگلستان

لنڈن میں اشاعت اسلام

(از جناب مفتی محمد صادق صاحب)

تبلیغ کا خرچ لنڈن میں تبلیغ کا کام ہو رہا ہے مگر بہت سست رفتار سے اگرچہ اوسطاً ایک آدمی کی درخواست بیعت حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں بھیجدی جاتی ہے لیکن یہ نتیجہ ہے اس بہت تھوڑے سے وقت اور توجہ کا جو تبلیغ کے واسطے ہمکو ملتا ہے یہاں تبلیغ کے واسطے سب سے اول اس بات کی ضرورت ہے کہ ہمارے پاس ایک لیکچر ہال ہو۔ چھوٹے سے چھوٹا کمرہ جو لیکچروں کے واسطے مناسب موقعہ پر مل سکتا ہی اسکا کرایہ ایک سو پونڈ سالانہ ہے اور اسکے اندر سامان کیواسطے کم از کم پچاس پونڈ کا ابتدائی خرچ ہے اور اشتہارات اور دعوتی کارڈ جو لوگوں کے بلانے کیواسطے ضروری ہیں۔ انکا خرچ اور ایک ملازم کا خرچ جو مکان کو صاف رکھے اور لیکچر کیوقت حاضر رہے بیس پونڈ سالانہ ہو۔ الغرض ایک سو ستر پونڈ ہمارے پاس ہو تو ہم تبلیغ کا کام کر سکتے ہیں اور اسکا نام بھی ہیں وسیع پیمانہ کی تبلیغ نہیں رکھ سکتا۔ مگر سر دست اتنا تو نہایت ضروری ہی میرے لکھنے کی یہ غرض نہیں کہ صرف یہاں کے حالات احباب کرام کے ملاحظہ میں آجائیں بلکہ اگر آپ صاحبان چاہتے ہیں کہ لنڈن میں تبلیغ اسلام ہو اور خدا تعالیٰ کے مقدس نبی کو لوگ شناخت کریں اور لنڈن میں ایک جماعت احمدیہ قائم ہو جائے تو اسکے واسطے اول یہ ضروری ہے کہ اگر یہ خط ۱۵ جولائی کے الفضل میں چھپ جائے تو ۱۵ اگست کو ہمارے پاس ایک سو ستر پونڈ اس غرض کے واسطے پہنچ جائے پھر میں یہ بھی وعدہ نہیں کر سکتا۔ کہ یہاں کے کام کے واسطے میں اتنے پر صبر کرونگا نہیں بلکہ رسالوں کے چھاپنے اور تقسیم کرنے میں اور بہت بھی خرچ ہوگا۔ اور اسکا ثواب بھی آپ لوگوں ہی کے حصے میں ہے میں نہ صرف امید رکھتا ہوں۔ بلکہ یقین رکھتا ہوں کہ یورپ احمدی ہوگا انشاء اللہ تعالیٰ اور وہ نہ صرف اپنے خرچ آپ برداشت کریگا بلکہ اس کے تحائف قادیان پہنچینگے اور اسکے روپیہ سے ہندوستان میں اشاعت ہوگی۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ خدائی وعدے پورے ہوں گے لیکن اس سارے کام کا بنیادی ثواب ان لوگوں کے واسطے ہے جنھوں نے قرب مسیح کو حاصل کیا اور اول المومنین ہونیکا درجہ پایا۔

قبول اسلام اس ہفتہ میں بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایک درخواست بیعت ایک نو مسلم انگریز نوجوان کی حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ کے حضور میں بھیجدی گئی ہے (پہنچ گئی ہے ایڈیٹر) اسکا نام مسٹر ڈبلیو سمتھ ہے اور ایک ریلوے کارخانہ میں ملازم ہے ایک اور خاندان میں تبلیغ کا سلسلہ ایک عرصہ سے جاری ہے اور ایک صاحب جو مضافات میں رہتے ہیں اور برادرم قاضی عبد اللہ صاحب کے ساتھ خط و کتابت رکھتے ہیں وہ بھی مسلمان ہونے کے واسطے طیار ہیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے رحم اور کرم سے سب کو توفیق حسنات اور استقامت عطا فرمادے آمین ثم آمین

قیصر ہند کا سلام ۲۱ جون ۱۹۱۳ء کو حضرت قیصر ہند جارج پنجم بمعہ ملکہ معظمہ اور ملکہ الیگزنڈرا اور دیگر ممبران شاہی خاندان ہائڈ پارک کی سیرگاہ میں تشریف فرما ہوئے۔ اور سپاہیوں کو جو میدان جنگ سے آئے ہوئے تھے۔ تمغے مرحمت فرمائے۔ عاجز راقم اور مکرم قاضی صاحب بھی بادشاہ کو دیکھنے کے واسطے وہاں گئے ناظمان جلسہ نے نہایت مہربانی سے ہم دو کو ایک ایسی ممتاز جگہ پر کھڑا کر دیا۔ جہاں سے بادشاہ کی سواری

گرنے والی تھی۔ ہم ہر دو عمامے پہنے ہوئے تھے۔ اور عاجز تو یہاں عموماً ہر وقت عمامہ ہی رکھتا ہے وہی سبز عمامہ جو احباب نے ہندوستان میں دیکھا بادشاہ سلامت نے دور سے ہم کو دیکھا اور برابر ہماری طرف ہی دیکھتے اور مسکراتے رہے جب سواری قریب پہنچی تو ہم نے سلام کیا۔ بادشاہ سلامت نے ہمارے سلام کا جواب خندہ پیشانی سے دیا اور ملکہ الیگزنڈرا تو گاڑی کے آگے نکلجانے پر بھی پیچھے پھر کر ہماری طرف دیکھتی رہیں۔ سواری کے گزر جانے پر تمام حاضرین ہماری طرف دوڑے۔ اور ہمیں مبارک باد کہنے لگے کہ بادشاہ اور ملکہ نے ہماری طرف خاص توجہ کی فالحمد للہ علیٰ ذالک

بادشاہ کو مبارکباد۔ چونکہ ۳۔ جون کو حضرت قیصر ہند کا جنم دن تھا۔ اس واسطے عاجز نے ایک مبارکباد کا خط ۲۔ جون کو ہائڈ پارک سے واپس آکر لکھا جس کا ترجمہ احباب کی دلچسپی کی خاطر درج ذیل ہے۔

بحضور حضرت شہنشاہ جارج پنجم قیصر ہند

عالیجاہا

میں بحیثیت نمائندہ جماعت احمدیہ لنڈن و مقبوضات برطانیہ (ہندوستان۔ سیلون۔ آسٹریلیا نیوزیلینڈ ہانگ کانگ۔ افریقہ کناڈا وغیرہ) عالیجاہ کے حضور میں یوم ولادت کی خوشی پر مبارکباد کہتا ہوا باادب عرض گذار ہوں۔ کہ ممبران جماعت احمدیہ جو تمام روئے زمین پر پھیلے ہوئے ہیں ہاں وہ جماعت جن کے دلمیں اسکے مقدس امام نبی اللہ احمد مسیح موعود و مہدی موعود نے وحی الہی کے حکم کے ماتحت تابع برطانیہ کی وفاداری اور فرمانبرداری کا مضبوط ایمان راسخ کردیا ہے یہ جماعت اللہ تعالیٰ کی درگاہ میں دست بدعا ہے کہ یہ خوشی کا مبارک دن بہت بہت دفعہ حضور پر جلوہ گر ہوے نیز یہ جماعت دست بدعا ہے کہ ہم اپنے دشمنوں پر بہت جلد فتحیاب ہوں احباب احمدیہ کے اس خوشی میں یہاں جمع ہو کر مبارکباد عرض کرتے ہیں۔ راقم عالیجاہ کا ایک عاجز خاکسار خادم

مفتی محمد صادق عفی اللہ عنہ

احمدی مشنری

[illegible]

خطبہ جمعہ

کلمہ "الحمد للہ" ہمیں کیا چاہتا ہے

(از حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ)

(فرمودہ ۶۔ جولائی ۱۹۱۶ء)

حضور نے سورہ فاتحہ تلاوت فرمانے کے بعد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ سورہ فاتحہ میں مسلمانوں کو متوجہ فرماتا ہے کہ ان کی کامل خوشی اسی وقت ہوگی اور ہونی چاہیئے جبکہ تمام جہان میں وہ صداقت پھیلجائے جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی معرفت خدا نے بھیجی ہے فرمایا کہ الحمد للہ اب مومنوں کو آمیں دعا سکھائی کہ کہو الحمد للہ۔ اسکی دلیل بھی ساتھ ہی دیدی کہ کیوں اللہ کی حمد کیجائے اور کیوں وہ ہی تمام حمدوں کا مستحق ہے فرمایا کہ وہ چونکہ رب العلمین ہے تمام جہانوں کا رب ہے تو اس سے بڑھکر کون حمد کا مستحق ہو سکتا ہے۔

اگر ہر ایک جہان کا الگ الگ رب ہو تب تو بیشک کہا جا سکتا ہے کہ یہ فقرہ درست نہیں مگر جب تمام جہانوں کی وہی ربوبیت فرماتا ہے تو پھر کون اسکے سوا حمد کا مستحق ہے پس الحمد للہ کہنے کی وجہ بیان فرمائی کہ کیوں اسکی حمد کیجائے اس لئے کہ وہی حمد کا مستحق ہے۔

پھر اب سوال پیدا ہوتا ہے کہ خدا کے لئے حمد تو ہے ہی مگر اسکے اظہار کی کیا ضرورت ہے؟ تو اسکا جواب یہ ہے کہ حمد کے ہمیشہ دو موقعہ ہوتے ہیں یعنی دو غرض کے لئے کسی کی حمد کیجاتی ہے (۱) حمد اسوقت کیجاتی ہے جب کسی کا شکریہ ادا کرنا ہو دوسرا اسوقت جب کسی سے طلب نعمت مقصود ہو۔

کوئی کسی کی تعریف کیوں کرتا ہے یا تو اس کا مرہون احسان ہے یا اس سے کچھ مانگتا ہے جیسے مثلاً فقیر ہوتے ہیں اور جب وہ کسی سے مانگتے ہیں تو معمولی معمولی آدمیوں کو بھی بڑی سرکار بڑی سرکار کہا کرتے ہیں تو اس تعریف سے ان کا مقصد یہی ہوتا ہے کہ وہ پہلے کسی کی مدح کرتے ہیں اور بعد میں کچھ مانگتے ہیں اور مدح جھوٹی بھی ہو سکتی ہے۔ مگر حمد ہمیشہ سچی ہی ہوا کرتی ہے۔

تو حمد کی ایک وجہ طلب نعمت ہے جو اس طرح کیجاتی ہے کہ سوال سے پہلے اس شخص کی جس سے کچھ مانگنا ہو تعریف کی جاتی ہے اور دوسرے اس وقت جب کوئی نعمت ملجاتی ہے تو اس نعمت کے شکریہ کے طور پر حمد کی جاتی ہے۔ یہی وجوہات یہاں بھی ہیں۔ کہا کہ اللہ کے لئے تمام حمد ہے اللہ کون ہے جس کے لئے تمام حمد ہے وہ اللہ رب العالمین ہے یہ صفت تمام حمد کو اللہ ہی کے لئے ہونے کی وجہ بتاتی ہے ورنہ بعض حصوں میں تو غیر بھی شامل ہو سکتے ہیں۔ مگر تمام حمد میں کوئی شریک نہیں ہو سکتا۔

انسان خدا کی حمد کرتا ہے اس سے کچھ مانگتا ہے اور اس سے کچھ عرض کرتا ہے کہ حضور تو تمام جہانوں کے رب ہیں کوئی نہیں جس کی آپ ربوبیت نہ فرماتے ہوں اس سوال کو پورا کرنیکے لئے یہ دلیل دی گئی ہے کہ لوگ جب کسی دوسرے کے گھر پر مانگنے جاتے ہیں۔ تو وہ آگے سے کہدیتا ہے کہ بابا اگلے گھر جاؤ میرے پاس نہیں۔ مگر جب کوئی خدا کے حضور جاتا ہے اور عرض کرتا ہے کہ حضور کے دروازے پر مانگنے آیا ہوں اور ساتھ ہی یہ بھی اشارہ کرتا ہے کہ میں اور کس کے دروازہ پر جاؤں۔ رب العلمین تو ہوئے آپ۔ آپ کے بعد کہاں انسان کا ٹھکانا ہے۔

انسان الحمد للہ رب العلمین کہکر ظاہر کرتا ہے

کہ میں حضور کے سوا کس کے پاس مانگنے جاؤں مجھے تو کوئی نہیں معلوم ہوتا جو آپ کے سوا مجھے کچھ دے سکے۔

صفات کے اظہار سے غرض یہ ہوتی ہے کہ ان کے ذریعہ انسان جو کچھ بھی طلب کرنا چاہتا ہے کرتا ہے پس صفت رب العالمین متوجہ کرتی ہے کہ وہ ہی چونکہ درحقیقت تمام جہانوں کا رب ہے اسلئے تمام حمدوں کا وہی مالک ہے اور اسلئے وہی ہے جس سے مدد مانگنی چاہئے کیونکہ خدا خود یہی فرماتا ہے تو پھر بندہ اور کہاں جاسکتا ہے اسلئے طلب نعمت کے لئے اللہ تعالیٰ کے نام کے ساتھ صفت رب العالمین لگائی گئی ہے مطلب یہ کہ خدایا جب سب کی ربوبیت تیرے ہی ذمہ ہے تو ہم کہاں جاسکتے ہیں۔

اسمیں یہ حکمت ہے کہ جب خدا سے مانگنے لگو تو صفت ربوبیت کا ضرور واسطہ دو۔

دوسرے اظہار شکر کے لئے اسمیں خدا تعالےٰ نے مسلمانوں کو بتلایا کہ کنتم خیر امة اخرجت للناس تم بہترین امت ہو جو لوگوں کے فائدے کے لئے لائے گئے ہو یدعون الی الخیر لوگوں کو اسلام کی طرف بلانا تمہارا کام ہے اور تمہارے قیام کی غرض لوگوں کو فائدہ پہنچانا ہے۔ الناس میں کسی خاص گروہ کی طرف اشارہ نہیں کسی جگہ کے لوگ ہوں۔ جن عالموں سے امت محمدیہ کا تعلق ہے وہ تمام الناس میں داخل ہیں جن کے فائدہ کے لئے امت محمدیہ کو کھڑا کیا گیا ہے۔

اب بہت سی ایسی قومیں ہیں۔ جو غیر اللہ کی حمد کرتی ہیں ہر ایک قوم نے خدا کے سوا اور بھی ارباب بنا رکھے ہیں مگر جن کو وہ رب بنا رہے ہیں۔ ان سب کی ربوبیت بھی خدا رب العالمین کے ہاتھ میں ہے پس سب کا رب ہونے کے لحاظ سے حمد کا مستحق خدا ہی نہ کوئی اور اب مسلمانوں کو متوجہ کرتا ہے کہ جب خدا رب العالمین ہے اور تم لوگوں کے فائدہ کے لئے لائے گئے ہو۔ اور تم یہ بھی دیکھ رہے ہو کہ خدا کا حق غیروں کو دیا جا رہا ہے پھر تم کس طرح شکریہ ادا کر سکتے ہو۔ غور کرو تو معلوم ہوگا کہ حقیقی حمد چاہتی ہے کہ بجائے نفسی نفسی کے تمام وہ لوگ جو حقیقی معبود اور حقیقی رب کی بجائے دوسرے لوگوں کی حمد کر رہے ہیں۔ ان تمام کو غیر اللہ سے ہٹا کر خدا کی طرف لایا جائے اور وہ لوگ اپنے رب کو پہچانیں اسکی نعمتوں کی قدر کریں۔ اور اسکی اسی طرح حمد کریں جس طرح خود مومن کرتے ہیں ورنہ مومن اسوقت تک مومن نہیں ہو سکتے جبتک تمام جہان صرف اللہ رب العالمین کی طرف نہ جھک پڑے اور اس کی طرف متوجہ نہ ہو جائے مومن کو راحت نہیں ہو سکتی جبتک وہ خدا سے منہ پھیرنے والے بندوں کو خدا کے حضور لا کر نہ جھکا دے اب جب یہ کام کر چکے مومن خوش ہو سکتا ہے اور کہہ سکتا ہے کہ الحمد للہ کہ وہ کام جو میرے ذمہ بوجہ اس نعمت کے جو خدا نے مجھکو دی تھی یعنے مجھکو تمام لوگوں پر اسلئے فضیلت دی تھی کہ میں لوگوں کو حق پہنچاؤں وہ میں نے پورا کر دیا۔

اس طرح کبھی حقیقی شکریہ ادا نہیں ہو سکتا کہ خود ہدایت لیکر اور خاموش ہو کر گھر میں بیٹھ جاؤ۔ ......

. . . .

جب ایک دہریہ موجود ہے اور وہ خدا تعالےٰ کے وجود کا منکر ہے ہم اسکی طرف کوئی توجہ نہیں کرتے وہ خدا کی حمد نہیں کرتا۔ چاہئے کہ دہریہ کو بتایا جائے کہ خدا ہے اور اس خدا سے برگشتہ کو خدا کی طرف لائیں اگر الفاظ میں بھی حمد کیجاتی ہے تو عملاً بھی حمد ادا کرنا چاہئے۔

اسی کی طرف آیت شریفہ سبح اسم ربک الاعلیٰ میں بھی اشارہ ہے۔

بہت سے لوگ ہوتے ہیں جو اپنے شکروں کو بجائے خدا کو دینے کے غیروں کو دیتے ہیں۔ اسکا دفعیہ اسی طرح ہو سکتا ہے کہ ان لوگوں کو جو خدا سے دور ہو چکے ہیں ان کو خدا کے حضور لاؤ اور جھکاؤ کتنے افسوس کی بات ہے کہ مسلمان اقرار کرتا ہے کہ بیشک خدا ہی مستحق حمد ہے اور پھر اپنی عبودیت کا بھی اقرار کرتا ہے پس عبد کا کیا کام ہے جب وہ دیکھے کہ کوئی شخص آقا کی چیز کو اٹھا کر کسی اور غیر جگہ لئے جا رہا ہے تو وہ اس غیر سے چھین لے اور اپنے آقا کے حضور پیش کرے۔ عبد اقرار کرتا ہے کہ اللہ رب العالمین کی ہی تمام اشیاء ہیں غیروں کا ان اشیاء میں کوئی دخل نہیں پس کیا وہ عبد ہے جو دیکھ رہا ہے کہ آقا کی چیزیں دوسروں کو دی جا رہی ہیں اور وہ خاموش بیٹھا ہے۔

تمام وہ مذاہب جو خدا کا شریک بتلاتے ہیں۔ حقدار ہیں کہ ان کو خدا کی طرف لایا جائے الحمد بتلاتی ہے کہ حق تو سب خدا کا ہی ہے مگر اس سے چھین کر دوسروں کو دیا جاتا ہے۔

پس کتنے افسوس کی بات ہے کہ مسلمان باوجود عبودیت کا اقرار کرتا ہے مگر جب آقا کی چیز کو غیروں کے پاس جاتا دیکھتا ہے تو کچھ پرواہ نہیں کرتا۔ کیا اگر خود اسکی چیز کو کوئی اٹھا کر لیجائے تو وہ اسی طرح خاموش بیٹھا رہے گا اور لیجانے والے سے چھیننے کی کوشش نہیں کریگا۔

جو بندہ الحمد للہ کہتا ہے اسپر ذمہ واری آتی ہے کہ خدا کے دین کی اشاعت میں سرگرم رہے۔ اب وہ یہ عذر نہیں کر سکتا کہ میں اس کام کو کر نہیں سکتا اسکا فرض ہے کہ اگر اسکی جان بھی جائے تو بھی خدا کے دین کی اشاعت میں لگا رہے۔

پس بندہ عبد ہونے کا اقرار کر چکا ہے تو اسکا فرض ہے کہ وہ خدا کی چیز کو خدا کے پاس لائے۔ اس کے مالک کی کروڑہا مخلوق غیر اللہ کے آگے جھکائی جا رہی ہے کوئی عیسےٰ کو خدا بنا رہا ہے اور کوئی عزیر کو۔ عبد اپنی آنکھوں سے دیکھ رہا ہے کہ میرے مالک کی چیز غیروں کے پاس پہنچائی جا رہی ہے۔

لیکن بہت ہیں جو فرض کو نہیں سمجھتے مثلاً لوگوں پر چندہ مقرر ہے وقت پر ادا نہیں کرینگے جب پوچھا جائے کہ وقت پر کیوں نہیں ادا کیا تو کہہ دیتے ہیں جی کوئی لینے نہیں آیا تھا کہدیتے یہ عجیب جواب ہے کیا جو شخص بیمار ہو۔ وہ خود طبیب کے پاس جاتا ہے۔ یا طبیب اس کے پاس آتا ہے۔ کوئی بیمار اپنا علاج نہ کرائے کہ چونکہ طبیب میرے پاس نہیں آیا۔ اسلئے میں علاج نہیں کرواتا کیوں کھانے کے پاس نہ جائے کہ چونکہ کھانا میرے پاس نہیں لایا گیا میں کیسے کھاتا اور پیاسا پانی نہ پیئے کہ پانی خود میرے پاس نہیں آیا۔ میں نہیں پیتا۔

تو یہ عذر کسی کا بھی درست اور جائز نہیں - بعض لوگوں کو جب تبلیغ کے لئے کہا جائے تو وہ کہدیتے ہیں - ہمیں بولنا نہیں آتا -

پس اگر واقعہ میں کوئی شخص اللہ کے حضور میں ایسا ہی ہے تو کوئی مذہب نہیں کہ جس کے مقابلہ کے لئے وہ تیار ہو اور اسکی غلطی پر اس کو آگاہ نہ کرے منہ سے اقرار کچھ وقعت نہیں رکھتا - جبتک فعل سے ثابت نہ کیا جائے کوئی شخص جبتک اپنی جان مال تک اس راہ میں قربان نہیں کریگا وہ کیسے اللہ کا عبد ثابت ہوگا - صراط الذین انعمت علیہم انعام والے بندوں کا رستہ نہیں ملیگا - جبتک ان کے ایسی باتیں اختیار کی نہیں جائینگی - قرآن بتلاتا ہے کہ موسیٰ نے نبوت سے قبل ظالموں کے ظلم مٹائے - آنحضرت نے دعوے سے قبل لوگوں کی اصلاح فلاح و بہبود کے لئے انجمنیں قائم کی تھیں - اور آپ کے دل میں تڑپ تھی - کہ خدا کے بندے کسی اور کے بندے نہ ہو جائیں حضرت صاحب کے بھی دعوے سے قبل اسوقت کے مشہور اخبارات میں غیر مذاہب کے رد میں مضامین نکلا کرتے تھے - پس جب تک عملاً الحمد للہ کو ثابت نہ کیا جائے اور پوری کوشش نہ کی جائے کہ خدا کے بندے کسی اور جگہ نہ جانے پائیں اسوقت تک انسان عبد نہیں کہلا سکتا - انعامات کا مستحق بندہ اسی وقت ہوتا ہے جب مالک کی راہ میں کسی چیز کی بھی پروا نہ کرے -

اللہ تعالیٰ ہماری جماعت کو توفیق دے کہ وہ اپنے فرض کو سمجھے اور اسکا پورے طور پر احساس کرے کہ ہم جو اقرار کرتے ہیں وہ پورے بھی کریں اللہ ہمیں اپنے فرائض اور عہدوں کے پورے کرنیکی توفیق دے - وہ لوگ جنہوں نے سچی تعلیم کو ابتک قبول نہیں کیا - ان تک حق پہنچا دیں - تا وہ خدا کے حضور یہ نہ کہیں کہ ہمیں کسی نے حق نہیں پہنچایا تھا - آمین +

حضرت میر ناصر نواب صاحب
ہسپتال کیلئے چندہ طلب فرماتے ہیں

یکم رمضان المبارک سے ہسپتال کا کام شروع ہے - عنقریب ۹ فٹ اونچائی تک کام پہنچ جائیگا اور برآمدے کی چھتائی شروع ہو جائے گی - اس کی عمارت پر جو پبلک کے فائدے کے لئے تیار کیجا رہی ہے قریباً مبلغ پانچہزار روپیہ خرچ ہو چکا ہے اور اب میرے پاس روپیہ ختم ہے لہٰذا جماعت سے درخواست ہے کہ ہر ایک جماعت اور ہر ایک فرد اس کار خیر میں میری اعانت فرماویں تاکہ یہ نفع رساں کام انجام کو پہنچے اور اسمیں امداد کرنے والوں کو ثواب ہو تھوڑے کو زیادہ تصور فرما کر ضرور کچھ روپیہ بھیجیں +

ناصر نواب از قادیان

باہتمام شیخ عبد الرحمن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر مطبع ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپکر مالکان کے لئے شائع ہوا